احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 20 اگست 2001ء 29 جمادی الاول 1422 ہجری - 20 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 187

سوموار 20 اگست 2001ء

دنیا چھوڑ دی

حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے سب سے خوش پوش اور ناز و نعم میں پلنے والے تھے مگر اسلام لانے کے بعد سخت مشقتیں برداشت کیں۔ ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے اس حال میں آئے کہ ان کے جسم پر چھوٹی سی چادر تھی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

(اسد الغابہ حالات مصعب بن عمیر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیدار الٰہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہاں ہی سے تیاری ہو۔ اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے۔ جو شخص یہاں تیاری کر کے نہ جاوے گا وہ وہاں محروم رہے گا چنانچہ فرمایا من کان فی ھذہ اعمیٰ (-بنی اسرائیل:73) اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے۔ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیدار الٰہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جاوے اور ان آنکھوں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی' تزکیہ نفس کی اور یہ کہ خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ دیکھو' سنو اور بولو۔ اسی کا نام فنافی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا نجات نہیں۔

خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا ذریعہ

ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے۔ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوتی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہو گئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہو رہے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں تا ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں۔ پھر وہ جس طرح پر چاہے گا اور جس راہ سے چاہے گا معرفت بڑھا دے گا اور بصیرت عطا کرے گا اور ثلجِ قلب ہو جائے گا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہو گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہو گا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے' پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گذرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 404)

ساتویں صنعتی نمائش

خدام الاحمدیہ پاکستان

✿ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ساتویں صنعتی نمائش مورخہ 12 تا 14 اگست 2001ء ایوان محمود ربوہ میں کامیابی کے ساتھ منعقد کی گئی۔ 12 اگست کو محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن نے دعا کے ساتھ نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اور نمائش ملاحظہ فرمائی۔ مختلف اوقات میں مردوں' خواتین اور بچوں نے کثیر تعداد میں ذوق شوق سے نمائش کو دیکھا اور معیاری اور محنت سے تیار کی گئی اشیاء کو ملاحظہ کیا اور سراہا۔ نظامت نمائش گاہ نے ہال کو خوبصورتی سے لائیٹوں' بینروں' جھنڈیوں اور رنگین جھالروں سے سجایا تھا۔ ہال کے سٹیج پر 14 اگست کی مناسبت سے پاکستان کا سبز ہلالی پرچم اور قومی ترانہ آویزاں کیا گیا تھا۔ اختتامی تقریب مورخہ 14 اگست رات 8 بجے منعقد ہوئی۔ اس سے پہلے تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نمائش گاہ کا دورہ فرمایا اور بعض سٹالز پر رک کر مختلف اشیاء کے بارے میں تفصیلات بھی پوچھیں۔ اختتامی تقریب میں نمائش کے ناظم اعلیٰ محترم نصیر احمد انجم صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال 33 اضلاع کے 172 خدام 2 ہزار سے زائد اشیاء لے کر نمائش میں شریک ہوئے۔ اور دور دراز کے علاقوں یعنی کوئٹہ پشاور اور تھرپارکر کے علاقے مٹھی سے بھی خدام نے شرکت کی اور اپنے اپنے علاقوں کی ثقافت پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ماڈلز میں عمران شاہد صاحب اول آئے جنہوں نے ڈائنوسار کا ماڈل بنایا تھا۔ الیکٹرونکس میں امتیاز احمد صاحب' فوٹوگرافی میں لطیف قیصر صاحب' دستکاری میں شہزاد احمد بٹ صاحب' پینٹنگ میں رانا طیب احمد صاحب' کمپیوٹر میں فرحان سلطان صاحب اور اویس سلطان صاحب اور متفرق اشیاء میں ظفر احمد صاحب اول رہے۔ زیادہ نمائندگی اور پوزیشنز حاصل کرنے پر ضلع لاہور کو شیلڈ بھی پیش کی گئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان گزشتہ سات سال سے یہ نمائش منعقد کر رہی

باقی صفحہ 7 پر

نفس پہ قابو رکھنا ہو گا

جوں دانتوں میں جیب رہے ہے
ایسے جگ میں رہنا ہوگا
اونچے نیچے رستوں پہ
ندیا جیسے بہنا ہوگا
ہنستے ہی گھر بستے ہیں
سب کچھ ہنس کر سہنا ہوگا
پھر ماتھے پر جھومر ہوگا
پھر ہاتھوں میں گہنا ہوگا
من کی میل چکٹ کو مل کر پیار کے جل سے دھونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

سب کی اپنی اپنی چنتا
کون سنے افکار کی باتیں
ہونٹوں پہ مسکان سجا کر
سب سے کرو بس پیار کی باتیں
من میں پھول کھلاتی جائیں
دلبر کی، دلدار کی باتیں
خوشبو کی، مہکار کی باتیں
پر اس سچائی کو سمجھو
جیون کی اس دوڑ میں تم کو کچھ پانا کچھ کھونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

نفس پہ قابو رکھنا ہوگا
دل کو بھی سمجھانا ہوگا
اپنے روگ چھپانے ہوں گے
دوجوں کو بہلانا ہوگا
کتنے دکھیارے لوگوں کے
زخموں کو سہلانا ہوگا
سب کا درد بٹانا ہوگا
اچھی فصلیں چاہتے ہو تو اچھے بیج ہی بونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

بندے خوش تو ایشر خوش ہے
ظاہر خوش ہے بھیتر خوش ہے
اک دوجے کا دھیان کریں تو
ہر بستی خوش ہر گھر خوش ہے
جیون کا ہر منظر خوش ہے
گر یہ ہو تو پھر یہ جانو
اوپر سکھ کی چادر ہو گی نیچے چین بچھونا ہوگا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہوگا

اس کی درگہ پہ جا بیٹھو
جتنا چاہو تڑپو مچلو
اس بن داتا کون ملے گا
جو بھی مانگو اس سے مانگو
اس کے پیار کی خواہش ہے تو
اپنے دل کے دھبے دھولو
اس کے لئے پر اتنا جانو
آنسو خوب بہانے ہوں گے دامن خوب بھگونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

اللہ بھی بھگوان بھی وہ ہے
اپنی تو پہچان بھی وہ ہے
روح بھی وہ جند جان بھی وہ ہے
دین، دھرم، ایمان بھی وہ ہے
شوق بھی وہ وجدان بھی وہ ہے
بات یہ سمجھو
اس کے چرنوں میں دھرنے کو آنسو ہار پرونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہوگا

اچھے جذبے دان کرو تو
خیر کی ہی خیرات ملے گی
بگیا کی رکھوالی کر کے
پھولوں کی سوغات ملے گی
اپنی انا کو مار کے دیکھو
اجلی، نکھری ذات ملے گی
رحمت کی برسات ملے گی
بھٹی میں تپ جائے گا تو پھر کندن وہ سونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

اپنی ذات کو اونچا کر کے
اپنوں سے منہ تو نے موڑا
پیار وفا کی قدر نہ کی گر
چاہت کے رشتوں کو توڑا
تو پچھتاوے رہ جائیں گے
بیتا وقت نہیں پھر آتا
پھولوں کی گر سیج کو چھوڑا کانٹوں پہ ہی سونا ہو گا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا

صاحبزادی امۃ القدوس

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی، انکساری، سادگی اور بے تکلفی

اللہ نے مجھے شفیق انسان بنایا ہے

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

لبیک

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ کوئی شخص آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر حسن خلق کا مالک نہیں تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہؓ میں سے کسی نے یا اہل بیت میں سے کسی نے آپ کو بلایا ہو اور آپؐ نے اس کو لبیک یعنی حاضر ہوں کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ کہ تو خلق عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔

اللہ کا بندہ ہوں

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنی سوٹی کو زمین پر ٹیکتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ ہم حضورؐ کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بیٹھے رہو اور دیکھو جس انداز میں عجمی ایک دوسرے کے احترام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں تو اللہ کا صرف ایک بندہ ہوں اس کے دوسرے بندوں کی طرح میں بھی کھاتا پیتا ہوں اور انہیں کی طرح میں بھی اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

(شفا عیاض باب تواضعہ)

غریب نوازی

آپؐ ہمیشہ مسکرا کر لوگوں سے ملتے۔ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہمیشہ آپؐ ہی اس سے سلام میں پہل کرتے۔ جب کوئی مصافحہ کرتا تو جب تک وہ خود آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑے آپؐ ہاتھ نہ چھڑاتے۔ اگر کوئی شخص کسی کام یا کسی بات کے لئے آپؐ کو روکتا تو اس وقت تک جب تک وہ خود بات ختم نہ کر لے آپؐ اس کے پاس کھڑے رہتے۔ اگر کوئی مسکین غریب شخص بھی بیمار ہو جاتے تو اس کی عیادت کو جاتے۔ جنازوں کے ساتھ جاتے۔ غرباء کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے اور اپنے صحابہؓ کے ساتھ گھل مل کر بے تکلفی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ کسی مجلس میں تشریف لاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے اور کبھی یہ کوشش نہ کرتے کہ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے جا کر بیٹھیں۔ اگر کوئی غلام بھی دعوت پہ بلاتا تو بڑی بشاشت سے اس کی دعوت قبول فرماتے۔ گھر تشریف لاتے تو گھر والوں کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔

میں بادشاہ تو نہیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک (اجنبی) شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ کے چہرہ پر نگاہ پڑی اور آپؐ کا ایسا رعب اس پر طاری ہوا کہ خوف سے کانپنے لگا۔ حضورؐ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا بس بس ذرا حوصلہ سے کام لو کیوں اتنے خوف زدہ ہو رہے ہو میں کوئی بادشاہ تو نہیں میں تو (بس) ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ اس قدر منکسر المزاج تھے کہ اگر مدینہ کی لونڈیوں میں سے بھی کوئی لونڈی حضورؐ کے پاس اپنی کسی ضرورت کیلئے آتی تو وہ اس بات میں کوئی تذبذب محسوس نہیں کرتی تھی کہ حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کو جہاں چاہے لے جائے اور اس وقت تک حضورؐ کو اپنے ساتھ روکے رکھے جب تک اس کا کام نہ ہو جائے۔

اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ ایک مجلس میں اپنے اصحابؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا حضورؐ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے لیکن میں آپؐ سے ان لوگوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی میرے ساتھ آ کر میری بات علیحدگی میں سنیں۔ حضورؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ اے فلاں کی ماں تو مدینہ کے راستوں میں سے جس راستہ میں چاہے میں وہاں تیرے ساتھ جاؤں گا وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا اور جب تک تیری بات سن کر تیری ضرورت پوری نہ کر دوں وہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں حضورؐ کی بات سن کر وہ حضورؐ کو ایک راستہ پر لے گئی پھر وہاں جا کر بیٹھ گئی حضورؐ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا کام نہیں کر دیا حضورؐ وہیں بیٹھے رہے۔

(شفا عیاض باب تواضعہ)

مجھے فضیلت نہ دو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہو گئی اور اس بحث کے دوران وہ مسلمان قسم کھاتے ہوئے یہ کہہ بیٹھا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر اسے یہودی نے جواب دیا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ اس مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس یہودی کو ایک طمانچہ لگا دیا اس پر وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے اور مسلمان کے درمیان جس طرح جھگڑا ہوا تھا اس کی تفصیل حضورؐ سے عرض کی۔ حضورؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا: لاتخیر ونی ای لاتفضلونی علی موسیٰ کہ دیکھو یہود کے سامنے حضرت موسیٰ پر میری فضیلت نہ بیان کیا کرو کیونکہ اس سے ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب وفاۃ موسیٰ)

شفیق انسان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہجوم کی وجہ سے گھٹنوں کے بل اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے ایک اعرابی نے دیکھا تو کہا یہ بیٹھنے کا کیا طریق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے پیار کرنے والا شفیق انسان بنایا ہے اور مجھے ظالم اور کینہ پرور نہیں بنایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الاکل من اعلی الصحفۃ)

انکساری کی انتہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے وہ دن آپ کے لئے بہت خوشی اور مسرت اور عظمت کے اظہار کا دن تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ان فضلوں کے اظہار پر خدا کی راہ میں بچھے جاتے تھے۔ خدا نے جتنا بلند کیا آپ انکساری میں اور بڑھتے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے جا لگا۔ اور اللہ کے نشانوں پر اس کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام باب وصول النبی الی ذی طوی جلد2 ص405)

رسول اللہؐ کا بستر

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ

آخری لباس

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ حضور ﷺ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔

(بخاری کتاب اللباس باب الاکسیۃ)

آخرت کا طالب

حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضورؐ کے حجرہ میں حاضر ہوا حضورؐ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے میں بھی اس چٹائی پر بیٹھ گیا اس چٹائی پر صرف ایک چادر پڑی تھی اور اس کے علاوہ گدا وغیرہ میں سے اس پر کچھ نہیں تھا اور میں نے دیکھا کہ حضورؐ کے جسد مبارک پر اس چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے اس کے نشان پڑ گئے تھے۔ پھر میری نگاہ حضورؐ کے کمرہ پر پڑی تو مجھے اس چٹائی کے علاوہ وہاں صرف یہ چیزیں نظر آئیں۔ ایک طرف ایک صاع (دو کلو) کے برابر کچھ جو پڑے تھے اور کمرہ کے ایک کونہ میں ایک درخت کے کچھ پتے جن سے جانوروں کی کھالوں کو رنگا جاتا تھا وہ پڑے تھے اور ایک تازہ کھال جسے ابھی رنگ کر تیار نہیں کیا گیا تھا وہ لٹک رہی تھی۔ یہ دیکھ کر بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ حضورؐ نے اس حالت میں مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے ابن الخطاب تجھے رونا کیوں آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ میں کیوں نہ روؤں یہ چٹائی آپؐ کا بستر ہے اور آپؐ کے جسم پر اس کے نشان پڑ گئے ہیں اور آپؐ کی ساری دولت بس یہی ہے کچھ جو کچھ پتے اور ایک غیر تیار شدہ کھال جو مجھے اس کمرہ میں نظر آ رہی ہے۔ یہ آپؐ کی حالت ہے اور ادھر قیصر و کسریٰ ہیں کہ دولت میں لوٹ رہے ہیں۔ باغوں کے مالک ہیں۔ دریاؤں پر قابض ہیں اور آپؐ تو اللہ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس کے نبیؐ ہیں۔ اس کے برگزیدہ ہیں اور اس کی نگاہ میں سب سے بڑھ کر ہیں اور اس کے باوجود آپؐ کی ساری دنیوی دولت بس یہی کچھ ہے جو اس کمرہ میں ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب حضورؐ نے میری یہ بات سنی تو فرمایا کہ اے ابن الخطاب کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ قیصر و کسریٰ کو اس دنیا کی دولتیں دے دی جائیں اور ہمیں آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیا جائے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔

(ابن ماجہ کتاب الزہد باب ضجاع آل محمد)

دنیا سے کیا غرض

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جسم پر نشانات تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ ہماری جان آپؐ پر فدا ہو اگر آپؐ اجازت دیں تو اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں۔ جو آپؐ کو اس کے کھردرے پن سے بچائے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا "مالنا والدنیا" مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر ستانے کی غرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب مثل الدنیا)

مسکینوں کا ہمدرد

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میں تکبر نام کو بھی نہ تھا۔ نہ آپؐ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات پر برا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور ان کی مدد کریں۔ یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔

(مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ)

پہچانے نہ جاتے

آنحضرت ﷺ اپنے لئے کوئی امتیازی علامت پسند نہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات مجمع میں پہچانے بھی نہ جاتے تھے اور لوگوں کو پوچھنا پڑتا تھا۔

جب سفر ہجرت کے وقت آپ حضرت ابوبکر کے ساتھ مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور حضور ﷺ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جن انصار نے حضورؐ کو دیکھا نہیں ہوا تھا وہ حضرت ابوبکر کو ہی رسول اللہ سمجھتے رہے۔ جب دھوپ اس طرف آئی جہاں آنحضرت ﷺ بیٹھے تھے تو ابوبکرؓ نے اپنی چادر سے آپ پر سایہ کیا تب ان لوگوں کو پتہ چلا کہ حضور ﷺ یہ ہیں۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب ہجرۃ النبی)

بے تکلفی

حضرت ابن مسعود انصاریؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص انصار میں سے تھا۔ اس کا نام ابو شعیب تھا اور اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ اسے اس نے حکم دیا کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چار آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤں گا۔ پھر اس نے رسول کریم ﷺ سے بھی کہلا بھیجا کہ حضورؐ اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے۔ جب آپؐ اس کے ہاں چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپؐ اس کے گھر پہنچے تو اس سے کہا کہ تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو بلایا تھا اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے اب بتاؤ کہ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اجازت ہے تو آپؐ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب الرجل یتکلف)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کس طرح بے تکلفی سے معاملات کو پیش کر دیتے۔ شاید آپؐ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو چپ ہی رہتا مگر آپؐ دنیا کے لئے نمونہ تھے اس لئے ہر بات میں جب تک خود عمل کر کے نہ دکھاتے ہمارے لئے مشکل ہوتی۔ آپؐ نے اس عمل سے بتادیا کہ سادگی ہی انسان کے لئے مبارک ہے اور ظاہر کر دیا کہ آپؐ کی عزت تکلف یا بناوٹ سے نہیں تھی اور نہ آپؐ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے بلکہ آپ کی عزت خدا کی طرف سے تھی۔

(سیرۃ النبی ص74)

مرسلہ: قیادت وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان

"وقف جدید کو مضبوط کرو خدا برکت دے گا"

وقف جدید وہ بابرکت تحریک ہے جو حضرت المصلح الموعود نے الٰہی منشاء کے مطابق 1957ء میں جاری فرمائی اور جو 2001ء میں اپنے 44ویں سال میں داخل ہو کر خدا کے فضل سے رواں مالی سال کا نصف اول بھی گزار چکی ہے۔ لہٰذا یہ مناسب وقت ہے کہ اب تک کی مجلسی / جماعتی وصولیوں پر ادائیگیوں کا جائزہ لے کر سال کے نصف آخر کے لئے مناسب حکمت عملی اختیار کی جائے۔ اس سلسلہ میں زعماء کرام وسیکرٹریان وقف جدید سے گزارش ہے کہ اگر ان کے مقامی وعدہ جات / سالانہ بجٹ وقف جدید کا کم از کم پچاس فیصد وصول شدہ نہیں تو اس کمی کو اولین ترجیح کے ساتھ دور کریں اور فوری ہدف یہ ہے کہ رواں مہینہ کے اندر کل وعدہ جات کا کم از کم 70 فیصد وصول ہو چکا ہو۔ اور آئندہ سے ماہ بہ ماہ تدریجی وصولی کا باقاعدہ اہتمام کریں تا کہ سال کے آخر میں بقایا جات کی وجہ سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس ششماہی جائزہ کے دوران تمام انصار افراد جماعت سے ذاتی رابطہ کے ذریعہ تدریجی وصولی ماہ بہ ماہ ادائیگی کے عمل کو اختیار کرنے پر زور دیا جائے۔ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل ارشادات مبارک کو پیش نظر رکھ کر ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرائیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔"

مزید فرمایا:۔

"جو شخص ایک پیسے کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے اور جو ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔"

ایک اور جگہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہی وقت خدمت گزاری کا وقت ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس کی راہ میں خرچ کرے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم ص55)

حضرت المصلح الموعود، بانی تحریک نے وقف جدید کے چھٹے سال کے روح پرور پیغام میں فرمایا:۔

"وقف جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ دین حق کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقف جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔"

(پیغام 20۔ نومبر 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت المصلح الموعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے، جس نسبت سے اللہ

باقی صفحہ 7 پر

بلند ترین پہاڑ - دشوار گزار راستے، خطرناک گلیشیئر، مسلسل چڑھائی اور ایڈونچر سے بھرپور سفر

ربوہ سے کے ٹو بیس کیمپ تک

دنیا کی نمبر 2 اور پاکستان کی بلند ترین چوٹی ’’کے ٹو‘‘ کے بیس کیمپ تک پہنچنے والے احمدی نوجوانوں کی دلچسپ روئیداد

محمد لطیف قیصر صاحب

قسط اول

ایک ان دیکھی جگہ کی خوبصورتی کی کشش کچھ زیادہ ہی شدید ہوتی ہے-اسی شدت کے زیر اثر ہم چار لوگ پچھلے کئی سالوں سے K2 کو دیکھنے کا ارادہ رکھتے تھے-لیکن ہر برس کبھی وقت کی کمی، کبھی بجٹ کی کمی اور کبھی کسی اور وجہ سے پروگرام نہ بن پاتا- 9 جولائی کی رات ہم دو ممبرز خاکسار اور لطف الرحمٰن ربوہ سے اسلام آباد کیلئے روانہ ہوئے-باقی کے دو ممبر نصیر احمد رشدی اور ڈاکٹر عبدالغفار نے اسلام آباد سے شمولیت کرنی تھی-10 جولائی کی شام ہماری سکردو کے لئے بکنگ ہو چکی تھی-ساڑھے تین بجے کے قریب 4 عدد ٹریکرز اور 7 عدد رک سیک مشہ بروم ٹریولز کے سٹاپ پر موجود تھے-مشہ بروم 5 منٹ کی تاخیر سے ایک لمبے سفر کے لئے روانہ ہوئی-شروع کے تقریباً 18 گھنٹے کا سفر K.K.H پر کرنے کے بعد جگلوٹ کے مقام پر سکردو روڈ علیحدگی اختیار کرلیتی ہے لیکن اس علیحدگی سے قبل K.K.H پر آپکو نانگا پربت (8125m) (پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی) کا بھرپور اور واضح منظر دیکھنے کو ملتا ہے-راولپنڈی سے چلنے کے ٹھیک 24 گھنٹے اور 2 منٹ کے بعد چاروں ممبرز جملہ سامان کے ساتھ سکردو کے یادگار چوک میں موجود تھے-اگلا دن کافی مصروف تھا-کیونکہ اس پورے دن میں کھانے پینے کی اور کچھ بنیادی ضرورت کی چیزوں کی خریداری کے ساتھ ساتھ پورٹرز اور جیپ کے انتظامات بھی کرنے تھے-

سکردو شہر

تقریباً پونے تین لاکھ آبادی پر مشتمل سکردو، بلتستان کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے-اور دنیا بھر سے آنے والی ٹریکنگ اور کوہ پیمائی کی ٹیموں کی آماجگاہ ہے-سکردو کے قریب دو جھیلیں ست پارہ اور کچورہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے سکردو آنے والوں کے لئے خصوصی اہمیت رکھتی ہے-اس کے علاوہ دنیا کے دوسرے بلند ترین میدان دیوسائی کو بھی ست پارہ جھیل سے جیپ کے ذریعے جا سکتے ہیں-

اس کے علاوہ اگر آپ ہلکی پھلکی چڑھائی چڑھ سکتے ہیں تو دریائے سندھ کے کنارے پر موجود پہاڑ پر کھرپوچو قلعہ سے آپ پوری وادیٔ سکردو کا منظر دیکھ سکتے ہیں-

سکردو سے روانگی

13 جولائی کی صبح ایک عدد بڑی جیپ ہمارے ہوٹل کے سامنے کھڑی تھی جس میں سامان لادا جا چکا تھا-دعا کے بعد جیپ اسکولے کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئی جو کہ k2 کی طرف جاتے ہوئے پاکستان کی آخری آبادی ہے اور جیپ کا راستہ بھی اسکولے تک ہی جاتا ہے-147 کلومیٹر لمبی یہ سڑک 15 کلومیٹر کے بعد خپلو روڈ سے علیحدہ ہو جاتی ہے- اس سے قبل دریائے سندھ کو ایک خوبصورت تھورگو پل کے ذریعے عبور کیا جاتا ہے-خپلو روڈ سے علیحدہ ہونے کے بعد یہ سڑک کچے راستے میں تبدیل ہوتی ہے-

وادیٔ شگر

یہاں سے کچھ آگے راستہ ایک صحرا کی شکل اختیار کرلیتا ہے جو ایک بہت وسیع پیالہ نما وادی میں واقع ہے-یہاں سے آپ کو صحرائی علاقے کے علاوہ خشک پہاڑ، سرسبز قطعات، وادیٔ سکردو کا پورا علاقہ، برف پوش چوٹیاں اور دریائے سندھ کا وسیع منظر سب کچھ ایک ساتھ دیکھنے کو ملتا ہے-خشک اور بنجر پہاڑوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہماری جیپ شگر کی خوبصورت اور سرسبز وادی میں پہنچی-سکردو سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اس وادی میں پھلوں کے درخت، خصوصاً خوبانی کی بہتات ہے-خوبانی پورے بلتستان میں ہی بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے-شگر کے قصبے سے ناشتہ کے بعد سفر پھر شروع ہوا-یہاں جیپ کا راستہ گندم کی فصلوں اور خوبانی کے باغات کے درمیان سے گزرتا ہے-وادیٔ شگر کی اہم جگہ حشوپی باغ ہے جو وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے-جہاں ہر قسم کا پھل خوبانی، سیب، انگور، لوکاٹ، آلوبخارا اور ناشپاتی وغیرہ بکثرت پائی جاتی ہیں اور پورے ملک میں پھل یہاں سے بھیجا جاتا ہے-

دریائے برالدو

دوپہر کے وقت جیپ حیدرآباد نامی ایک گاؤں میں پہنچی-گاؤں کی آبادی ذراہٹ کر دائیں طرف پہاڑ کے اوپر ہے-جیپ کے راستے پر ہی ایک ہوٹل موجود ہے جہاں عموماً چائے یا کھانے کے لئے رکا جاتا ہے-وادیٔ شگر میں پہنچ کر آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک دریا آپ کا مسلسل ساتھ دیتا ہے کبھی قریب آتا ہے تو کبھی دور چلا جاتا ہے اگر آپ K.2 کی طرف جا رہے ہیں تو یہ دریا اگلے 5 دن تک آپ کا پیچھا نہ چھوڑے گا کیونکہ یہ دریائے برالدو ہے جو کہ بالتورو گلیشیئر سے نکل رہا ہے-حیدرآباد سے ہم نے اصل راستے کو چھوڑ کر بائیں جانب موجود ایک خستہ پل سے دریائے برالدو کو عبور کیا ہماری عارضی منزل ’’تسیر‘‘ کا گاؤں تھا جہاں سے ہم نے اپنے پورٹرز کو ساتھ لینا تھا-حیدرآباد سے 30 منٹ کے فاصلے پر دریا کے کنارے واقع یہ خوبصورت اور سرسبز گاؤں بہت کم سیاحوں کی نظروں سے گزرتا ہے-یہاں سے ایک ٹریک چھترون کے گرم چشموں سے ہوتا ہوا نگر کے علاقے میں نکلتا ہے-پورٹرز کو لینے کے بعد ہم لوگ واپس حیدرآباد سے ہوتے ہوئے اسکولے روڈ پر تھے-سواسو کے مقام پر دریائے برالدو کو ایک معلق پل کے ذریعہ عبور کرنا پڑتا ہے-لیکن اس سے قبل تمام ملکی اور غیر ملکی حضرات کو یہاں پر رجسٹر میں اپنا اندراج کروانا ضروری ہے-

لینڈ سلائیڈنگ کا سامنا

صبح سکردو سے نکلتے ہوئے ہمیں خبر ہو چکی تھی کہ اسکولے روڈ دو جگہوں سے بلاک ہے اور وہاں پہنچ کر ہمیں جیپ بدلنی ہو گی- شام 4 بجے ہم بیاساں کے مقام پر پہلے بلاک پر موجود تھے اور بارش کی وجہ سے اوپر آنے والے کچے پہاڑ نے راستے کا نام ونشان تک ختم کر دیا تھا- سو یہاں سے ہم نے اپنے اپنے رک سیک اٹھا کر اس کچے پہاڑ پر چڑھنا تھا اور سلائیڈنگ والا حصہ کراس کرنے کے بعد دوسری طرف اترنا تھا-اگر سڑک پر سے پیدل گزرنے کی جگہ ہوتی تو شائد 5,4 منٹ میں یہ فاصلہ طے ہو جاتا لیکن اوپر سے گھوم کر آنے میں تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہو گیا- یہاں پر ایک جیپ موجود تھی جو گوروں کے سامان اور پورٹرز سے پر ہو چکی تھی-اس جیپ کے ڈرائیور کے ذریعے ہم نے آگے موجود جیپ کے لئے پیغام بھجوایا کہ ہمیں آ کر لے جائے-تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد دوسری جیپ وہاں موجود تھی جس نے ہمیں اگلے بلاک تک پہنچانا تھا-اور وہاں سے ایک مرتبہ پھر ہمیں اسکولے کے لئے جیپ لینی تھی-شام ساڑھے چھ بجے کے قریب ہم دوسرے بلاک یعنی ہوتک کے مقام پر تھے جہاں ایک تیز رفتار اور وحشی پہاڑی نالے نے پل مکمل طور پر ختم کر دیا ہوا تھا-پل کی جگہ پر مقامی لوگوں نے درختوں کے دو تنے رکھ کر پیدل گزرنے کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا سو ہم نے بھی باری باری ڈولتے ہوئے یہ 25,20 فٹ کا فاصلہ طے کیا-بلاک کے دوسری طرف صرف 3 جیپیں تھیں جو باری باری گوروں کی ٹیموں کو ان کے سامان اور پورٹرز کے ساتھ اسکولے تک شفٹ کر رہی تھیں-رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ہماری باری آئی-

مشکلات کا آغاز

جیپ کے چلنے کے ساتھ ہی بارش کا بھی آغاز ہوا-راستہ پہلے ہی دشوار گزار اور تنگ تھا اور اوپر سے بارش اور اندھیرے نے مشکلات میں اور اضافہ کر دیا تھا- دائیں طرف 6 انچ کے فاصلے پر پہاڑ اور بائیں طرف اتنے ہی فاصلے پر سڑک کا اختتام ہے جس کے نیچے برالدو آپ کا منتظر رہتا ہے- لیکن ان

راستوں پر جیپ چلانا مقامی ڈرائیورز کے لئے معمول کی بات ہے۔ رات 10:30 بجے کے قریب جیپ اسکولے کی کیمپ سائٹ پر رک رہی تھی۔ لیکن بارش اسی انداز میں جاری تھی۔ بارش اور اندھیرے میں ایک مناسب جگہ دیکھ کر کیمپ لگایا گیا۔ خوش قسمتی سے کیمپنگ سائٹ پر پتھروں سے کھڑا کیا گیا ایک ہوٹل تھا جس کو آٹا دے کر ہم نے روٹی پکوائی اور سالن کے ٹن کھول کر گرم کروائے۔ سلیپنگ بیگ میں گھس کر جب میں نے وقت دیکھا تو گھڑی کی صرف ایک سوئی نظر آرہی تھی۔ معلوم نہیں یہ شدید نیند کا اثر تھا یا پورے بارہ بج چکے تھے۔ لیٹنے کے بعد چند لمحوں تک کیمپ پر پڑتی ہوئی ٹپ ٹپ سنائی دیتی رہی پھر نہ جانے کیوں وہ بھی بند ہو گئی۔

صبح آنکھ کھلی تو بارش رک چکی تھی مگر بادلوں نے پیچھا نہ چھوڑا تھا۔ اسکولے کی وسیع کیمپنگ سائٹ میں رنگ برنگے بے شمار خیمے نصب تھے اور مختلف رنگ و نسل کے لوگ ان خیموں کے آس پاس گھوم رہے تھے۔ سطح سمندر سے تقریباً تین ہزار میٹر کی بلندی پر واقع یہ کیمپنگ سائیٹ اسکولے گاؤں سے قریباً 15 سے 20 منٹ قبل واقع ہے۔ یہاں آرمی کیمپ کے علاوہ خادم کا ہوٹل بھی ہے جہاں سے رات ہی کے انداز میں ناشتہ بھی کیا۔ پانی یہاں سے کافی دور ہے اور چشمہ باقاعدہ ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

اسکولے کا خوبصورت گاؤں

اسکولے کے خوبصورت گاؤں پہنچنے کے بعد تقریباً دو گھنٹے ہم نے پرائمری سکول کے ماسٹر حبیب اللہ کے گھر قیام کیا جس دوران ڈاکٹر صاحب نے طے شدہ پروگرام کے تحت فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا۔ تقریباً ڈیڑھ سو گھروں پر مشتمل اسکولے کے ٹو (K.2) کی طرف جاتے ہوئے پاکستان کی آخری آبادی ہے جس کے بعد ان ویرانوں کا آغاز ہوتا ہے جو کہ جون سے لے کر اگست کے آخر تک غیر ملکی ٹریکرز اور کوہ پیماؤں سے آباد رہتے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ بہت کم پاکستانی حضرات ادھر کا رخ کرتے ہیں۔

ہائیکنگ کا آغاز

اسکولے کا آخری کھیت ختم ہوتے ہی راستہ پہاڑ پر ایک پگڈنڈی کی شکل اختیار کر گیا۔ جس پر پندرہ، بیس منٹ چلنے کے بعد ایک چشمہ ہے جہاں پر تمام ٹیمیں پانی پینے اور اپنی بوتلوں میں بھرنے کے لئے رکتی ہیں کیونکہ آگے کا راستہ کافی گرم ہے اور پانی بھی کورو فونگ کی کیمپنگ سائٹ کے قریب جا کر ملتا ہے۔ چشمے سے آگے راستہ ایک پھیلے ہوئے اونچے نیچے پتھریلے میدان سے گزرتا ہے۔ جس کے بائیں جانب بلند اور خشک پہاڑ اور دائیں جانب کہیں نیچے دریائے برالدو ہمارا ساتھ دے رہا تھا۔ اس وسیع راستے کے بعد ایک چٹان کے اوپر سے راستہ گزرتا ہے۔ جہاں سے دریائے برالدو باوجود کافی نیچے ہونے کے گرنے والے کے لئے کافی نزدیک ہے۔ اس مقام پر بیافو گلیشیئر سے پانی آکر برالدو میں شامل ہوتا ہے۔ یہاں سے تھوڑا سا آگے اس بیافو نالے کو بیافٹ برج کے ذریعے عبور کیا گیا۔

پل عبور کرنے کے بعد ایک وسیع اور تاحد نظر پھیلے ہوئے ریتلے میدان کا سلسلہ ہے جہاں شدید گرمی اور دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے کسی بڑے پتھر کا سایہ ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ لیکن ہماری خوش قسمتی تھی کہ بادلوں نے ہم پر سایہ کیا ہوا تھا۔ میدان ختم ہونے پر راستہ بائیں طرف مڑ گیا۔ جہاں برالدو ایک مرتبہ پھر ہمارے قریب آگیا۔ اونچے نیچے ٹیلوں سے گزرنے کے بعد درختوں کا جھنڈ نظر آیا۔ جس کے درمیان سے ایک ندی گزرتی ہے جس کے پار ہم نے کیمپ کرنا تھا۔

پڑی اور جولا کے دشوار راستے

آج کی رات بھی بارش برستی رہی۔ صبح کے وقت جب خیمے سے سر باہر نکالا تو بادل جوں کے توں موجود تھے۔ کارن فلیکس کے ہلکے پھلکے ناشتے کے بعد ہم نے کورفونگ کو الوداع کہا۔ کورفونگ کیمپنگ سائٹ بیافو گلیشیئر کے کنارے پر 3100 میٹر کی بلندی پر واقع ہے جہاں آرمی کیمپ بھی موجود ہے۔ شروع میں راستہ اونچے نیچے ٹیلوں سے ہوتا ہوا ایک پہاڑی پگڈنڈی میں تبدیل ہو گیا، جس کے نیچے دائیں ہاتھ پر برالدو شور مچاتا ہوا بہہ رہا تھا۔ آگے چل کر پگڈنڈی پہاڑ کے ساتھ ہی بائیں طرف گھوم جاتی ہے۔ اس موڑ پر دومردو نالہ برالدو میں آکر شامل ہوتا ہے۔ بائیں ہاتھ گھومنے کے تھوڑی دیر بعد ہی "پڑی" کا مشکل راستہ آتا ہے۔ پڑی بلتی زبان کا لفظ ہے جو کسی بھی سخت اور پتھریلی چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے، چونکہ یہ راستہ بھی چٹانوں پر عمودی اترائی اور چڑھائی پر مشتمل ہے اس لئے اس کو پڑی کہا جانے لگا۔ پڑی کے بعد نالے کے ساتھ ساتھ نسبتاً ہموار راستہ ہے۔ تقریباً 11:00 بجے ہم لوگ جولا فٹ برج (Jola foot bridge) پر تھے جس پر باری باری گزر کر نالہ کراس کرنا پڑتا ہے۔ نالہ کراس کرنے کے آدھ گھنٹے کے بعد ہم لوگ جولا کے مقام پر تھے جہاں عموماً ہلکے پھلکے کھانے کھانے کے لئے رکا جاتا ہے۔

بردومل کیمپ سائیٹ

جولا ایک گھنٹہ رکنے کے بعد ریت اور پتھروں پر پڑی کے راستے کے متوازی ہمارا سفر جاری رہا۔ راستہ آگے جا کر ایک مرتبہ پھر بائیں مڑ جاتا ہے اور یہاں سے پھر برالدو آپ کا ساتھ دینا شروع کر دیتا ہے۔ مختلف اترائیوں اور چڑھائیوں کے بعد تقریباً ساڑھے تین بجے ہم آرمی کیمپ پر تھے۔ آدھے گھنٹے میں چائے وغیرہ پینے اور نمازیں پڑھنے کے بعد ہماری منزل بردومل (3270m) کی کیمپ سائیٹ تھی اس ایک ڈیڑھ کلومیٹر پر پھیلی ہوئی ریتلی جگہ میں پتھروں کے درمیان کیمپ لگانے کیلئے جگہ بنانی پڑتی ہے۔ رات کو ایک مرتبہ پھر بارش ہوئی لیکن صبح جب آنکھ کھلی تو کیمپ میں کافی گرمی تھی اور سورج اپنی پوری چمک صرف ہمارے کیمپ پر ہی خرچ کر رہا تھا کیونکہ تمام گورے روانہ ہو چکے تھے۔ آج ہمارا ٹریکنگ کا دن مختصر تھا لہذا آرام سے یعنی 8 بج کر 20 منٹ پر روانگی ہوئی۔ سیدھے سادے راستے کے بعد ایک دم چڑھائی آئی اوپر جا کر دیکھا تو ہر طرف بڑا بڑا پتھر تھا۔ ان پتھروں سے گزرنے کے بعد آپ کو ان ڈھلوانی سطح کی چٹانوں پر سے بھی گزرنا پڑتا ہے، جہاں سے پھسلنے پر آپ نیچے بہتے ہوئے برالدو میں جا سکتے ہیں۔ اگر انسان خوفزدہ نہ ہو تو یہ راستہ مشکل نہیں۔

پائیو کیمپ سائیٹ

ان چٹانوں سے گزرنے کے بعد راستہ دریا کے کنارے کے بالکل ساتھ بھربھری مٹی پر چلتا ہے۔ یہاں سے درختوں کے جھنڈ نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں جو کہ پائیو ہے۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے ہم کاٹن ووڈ کے درختوں میں گھری ہوئی پائیو کی خوبصورت کیمپنگ سائیٹ پر تھے۔ پائیو سطح سمندر سے 3600 میٹر کی بلندی پر واقع اس ٹریک کی معروف ترین کیمپنگ سائیٹ ہے جہاں سنٹرل ایشیا انسٹیٹیوٹ کے تعاون سے بنائے گئے ٹائلٹس کے باوجود کافی گندگی ہے۔ یہاں ایک دکان ہے جہاں کھانے پینے کی چیزیں 10 گنا مہنگے داموں ملتی ہیں۔ ہمارے ساتھ یہاں اٹلی، ڈنمارک، آسٹریا، ہالینڈ، سکاٹ لینڈ اور سوئٹزر لینڈ کے خواتین و حضرات خیمہ زن تھے۔ پائیو کی اس لحاظ سے بھی اہمیت ہے کہ یہاں سے 62 کلومیٹر لمبا اور 3 کلومیٹر چوڑا بھورے رنگ کا بالتورو گلیشیئر واضح نظر آتا ہے۔ جس کے پس منظر میں کیتھڈرل ٹاورز کا خوبصورت نظارہ ہے۔ کیمپنگ سائیٹ کے درمیان سے پانی کا ایک چشمہ گزرتا ہے جو نیچے جا کر دریا میں شامل ہو جاتا ہے۔ پائیو میں رات کافی پررونق ہوتی ہے۔ پورٹر حضرات خالی ڈرموں اور تیل کے کنستروں سے ڈھول کا کام لیتے ہوئے رات گئے تک بلتی گیت گاتے رہتے ہیں اور اکثر اوقات گورے لوگ اس پروگرام میں خاطر خواہ شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ رات دس بجے تک بلتی گانوں کی آواز ہمیں کیمپ میں سنائی دیتی رہی۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ لوگ تھک گئے یا ہم سو گئے۔

بالتورو گلیشیئر کے سامنے

صبح پونے آٹھ بجے جب ہم پائیو سے روانہ ہوئے تو بادل آس پاس کی ہر شئے کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایک گھنٹے تک اونچے نیچے ٹیلوں سے ہوتے ہوئے ہم بالتورو کے دھانے پر تھے۔ اس گلیشیئر پر مٹی اور پتھر کی دبیز تہہ ہے جو آپ کو اس کی اصل شکل نہیں دیکھنے دیتی۔ اس پتھر، برف اور مٹی کے عظیم ملغوبے پر 3 گھنٹے چلنے کے بعد ہم لوگ للی گو کی متروک کیمپ سائٹ پر تھے۔ جہاں سے چائے اور بسکٹ کے لنچ کے بعد روانگی ہوئی۔ للی گو سے نکلتے ہی گلیشیئر کے دائیں ہاتھ پہاڑ کے اوپر پگڈنڈی کی شکل میں ٹریک کی شدید ترین چڑھائی ہے۔ جس کا اختتام 2 گھنٹے بعد "خوبر سے" (3900m) کی کیمپ سائٹ پر جا کر ہوا۔ "خوبر سے" بلتی میں کڑوی گھاس کو کہتے ہیں جو کہ کیمپنگ سائٹ کے قریب موجود تھا لیکن ہم نے اسے چکھنے کی قطعاً کوشش نہ کی۔

ٹرنگو ٹاورز

خوبر سے کے عین سامنے گلیشیئر کے دوسری طرف آپ کو ایک عظیم اور عمودی چٹان دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ مشہور زمانہ ٹرنگو ٹاورز (6617m) ہیں جو کہ بلندی زیادہ نہ ہونے کے باوجود کوہ پیماؤں کے لئے خاص کشش رکھتے ہیں۔ کھانے کے بعد کچھ وقت اور روشنی تھی اس لئے ICEAXE کو BAT سمجھ کر کرکٹ کھیلا گیا۔ آج کی رات بھی بارش ہوئی لیکن صبح جب پونے نو بجے ہم لوگ چلے تو ہمارے سائے ہمارے ساتھ تھے۔

آج بھی ٹریکنگ کا آغاز دیر سے کرنے کی بنا ٹریکنگ کا دن چھوٹا ہونا تھا۔ مگر 11:45 پر اردکس (4100m) کی کیمپنگ سائیٹ کی خوبصورتی دیکھ کر بھی ہمارا کیمپنگ کا ارادہ نہ بنا۔ اردکس کے ٹو (K2) کی طرف جاتے ہوئے آخری کیمپ سائٹ ہے جو برف سے ہٹ کر ہے اور سرسبز ہے۔ کیمپ سائیٹ ٹریک سے ذرا اوپر ایک سرسبز ڈھلوانی سطح پر ہے۔ ہم نے اپنے چائے اور بسکٹ کے روائتی لنچ کے بعد رنگ برنگے خیموں پر دور ہی سے نظر ڈالی اور فوجی کیمپ کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر بالتورو پر چڑھ گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد تمام ممبرز بکھر چکے تھے۔ اس موقع پر ممبرز کے پاس موجود سیٹیاں کام آئیں۔ اس ٹریک پر پورٹر صبح اپنے حصے کا سامان اٹھا کر چل پڑتا ہے اور پھر اسے اس چیز سے غرض نہیں ہوتی کہ آپ کتنا پیچھے ہیں؟ آ بھی رہے ہیں یا نہیں اس کا کام ہے متوقع کیمپ سائیٹ پر پہنچ کر سامان رکھ دینا۔ سو ہمارے پورٹرز بھی ہمارے سے دو اڑھائی گھنٹے آگے گورو 1 (Goro1) کیمپ سائیٹ کو رواں تھے۔ تین بجے اردکس سے دوبارہ روانگی ہوئی۔ گلیشیئر پر چڑھ کر اس کے درمیانی حصہ کی طرف سفر شروع ہوا کیونکہ اگلی تمام کیمپ سائٹس بالتورو کے درمیان میں ہوتی ہیں۔ راستہ برف پر کافی واضح ہے لیکن جہاں راستہ گم ہونے لگے وہاں خچر کی لید آپ کی راہنمائی کرتی ہے جو اردکس سے کنکارڈیا تک فوجیوں کے لئے سپلائی کرتے ہیں۔ خچروں کی اس "نشاندہی" کی وجہ سے یہاں گھریلو مکھی ہی کی شکل کی مکھی ہے۔ جو آرام سے پیچھا نہیں چھوڑتی۔

جاری ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 24/اگست 2001ء

12-15 a.m اردو کلاس نمبر 245
1-20 a.m دستاویزی پروگرام
1-45 a.m مجلس سوال وجواب (انگلش)
2-45 a.m ہومیوپیتھی کلاس نمبر 40
3-50 a.m جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں
4-20 p.m برکات خلافت
4-20 p.m جرمنی پہنچنے والے وفود کے بارہ میں دستاویزی پروگرام
4-50 p.m تقریب پرچم کشائی
5-00 p.m خطبہ جمعہ (جرمنی سے براہ راست)
8-20 p.m تقریر محترم مولانا نصیر احمد قمر صاحب
8-40 p.m تقریر: محترم منصور احمد خان صاحب
9-10 p.m نظم
9-20 p.m تقریر: صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

اس روز کے جلسہ کی کارروائی دوبارہ نشر کی جائے گی۔

ہفتہ 25 اگست 2001ء

جمعہ کے روز ہونے والے جلسہ کے پروگرام دوبارہ دکھائے جائیں گے۔

1-00 p.m تلاوت-قرآن کریم
1-10 p.m نظم
1-20 p.m تقریر: ڈاکٹر عبدالغفار صاحب
1-45 p.m تقریر: محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب
2-05 p.m تقریر: عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
2-45 p.m تلاوت- نظم (مستورات کے جلسہ گاہ سے)
3-00 p.m حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب
8-00 p.m تلاوت قرآن کریم
8-10 p.m نظم
8-20 p.m حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اس روز کے جلسہ کی کارروائی دوبارہ دکھائی جائے گی

اتوار 26 اگست 2001ء

ہفتہ کے روز ہونے والے جلسہ کے پروگرام دوبارہ دکھائے جائیں گے۔

2-00 p.m تلاوت قرآن کریم
2-05 p.m حضور کی مجلس سوال وجواب
4-40 p.m عالمی بیعت
8-00 p.m تلاوت قرآن کریم
8-10 p.m نظم
8-20 p.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

اس روز ہونے والی جلسہ کی کارروائی دوبارہ دکھائی جائے گی۔

بقیہ صفحہ 1

ہے اس کا مقصد نمائش میں بیٹھنا، چیزوں کو دکھانا اور واپس چلے جانا نہیں ہے۔ بلکہ عہدیداران کو چاہئے کہ وہ ان نوجوانوں کا ریکارڈ محفوظ کریں جو مختلف اشیاء بنا کر لاتے ہیں۔ ایسے نوجوان جو بیکار ہیں ان کو روزگار دیا جاسکتا ہے۔ اس نمائش میں شرکت کرنے والے نوجوان اگر اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے کاروبار کریں اور بے روزگار احمدی نوجوانوں کو روزگار مہیا کریں تو اس سے ان کی مانگ بڑھے گی اور کاروبار میں اضافہ ہوگا۔ محترم مہمان خصوصی نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی صلاحیتوں کو آگے پھیلائیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں۔ انہوں نے نمائش کے اعلیٰ معیار کی تعریف فرمائی اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں میں ہنر سیکھنے کا مادہ اور ذہنی جلا کو بڑھاتا چلا جائے آمین دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد تمام مہمانوں اور شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 4

تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا ہے۔ خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25- دسمبر 1992ء)

محترم زعماء کرام، مجالس انصار اللہ کی خدمت میں مکرر گزارش ہے کہ ایک تو وعدہ جات کی فہرست کو مکمل اور "اپ ڈیٹ" کریں اور کسی ایک ناصر یا افراد خاندان میں سے کسی ایک فرد کو بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رکھا جائے۔ دوسرا کام ذی ثروت احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں معاونین خصوصی بنانا ہے۔ تیسرے احمدی بچوں، بچیوں۔ اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کو زیادہ سے زیادہ وقف جدید کے ننھے مجاہدین یعنی مجاہدات بنایا جائے۔ اس ضمن میں پیارے آقا حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک ملحوظ رکھا جائے۔

"بچوں کو شروع ہی سے وقف جدید میں شامل کیا جائے تو ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھائے گا۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انصار/احباب جماعت کو عہد حاضر کے عصری تقاضوں اور بنی نوع انسان کی حقیقی ضرورتوں کے مطابق اپنی اپنی جگہوں پر اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو باحسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر تحریر فرماتے ہیں خاکسار نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم ناصر محمود کے نکاح ہمراہ عزیزہ رابعہ مریم بنت عزیزم رانا محمود خاں صاحب ایڈووکیٹ ربوہ بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کا اعلان مورخہ 13 جولائی 2001ء کو بعد نماز جمعہ بیت الحمد بہاولنگر میں کیا۔ بارات مورخہ 21 جولائی 2001ء کو محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ بغرض رخصتانہ گئی۔ اگلے روز مورخہ 22 جولائی کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او واپڈا محلہ شاہ حسین گجرات مورخہ 5 جولائی 2001ء بروز جمعرات بوقت چار بجے شام وفات پاگئی ہیں۔ ان کا جسد خاکی اسی روز لاہور سے گجرات لایا گیا۔ اگلے دن مورخہ 6 جولائی بروز جمعۃ المبارک مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے ناصر ہال گجرات میں نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم ماسٹر ظہور احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مدار بخش صاحب آف مکیریاں ضلع فیروز پور انڈیا کی صاحبزادی اور مکرم ٹھیکیدار محمد امین صاحب مرحوم آف گجرات کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 5 بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے اور بیٹی کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8 اگست 2001ء بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام حاشر احمد سا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ کا نواسا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر سعادت مند اور نافع الناس وجود اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت

مکرم ملک دوست محمد کھبہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3-اگست 2001ء بروز جمعۃ المبارک دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "فارعہ نور" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادم دین بنائے۔

مکرم نعیم ہدایت خان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے عبداللہ خان کے بعد مورخہ 30 جولائی 2001ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام حدیبیہ خان تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم ڈاکٹر ہدایت احمد خان صاحب آف امریکہ کی پوتی اور مکرم میجر لطیف احمد خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی دراز عمر سے نوازے اور نیک خادمہ دین بنائے۔" (آمین)

سانحہ ارتحال

مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں مرزا محمد لطیف بیگ صاحب ایڈووکیٹ ولد مرزا محمد شریف بیگ صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بعمر 55 برس ہارٹ فیل ہونے سے مورخہ 7 اگست 2001ء کو وفات پاگئے۔ آپ ایڈووکیٹ بننے کے بعد تاحیات چنیوٹ عدالت میں پریکٹس کرتے رہے اور اپنے حلقہ احباب میں بہت اچھی شہرت کے مالک تھے اسی روز آپ کا جنازہ بیت المہدی ربوہ میں بعد نماز عشاء پڑھایا گیا۔

آپ مرزا اسلام اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے اور مرزا حاکم بیگ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ، دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے علاوہ دوسرے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے حامی و ناصر ہو آمین۔

تلاش گمشدہ

مکرم محمد بخش صاحب عرف بخشی آف ڈیرہ غازی خان سکنہ طاہر آباد ربوہ عرصہ دو سال ہوئے گھر سے سفر پر روانہ ہوئے اور واپس گھر نہیں آئے۔ موصوف کی عمر 60 سال ہے۔ قد ساڑھے پانچ فٹ ہے۔ نابینا ہیں رنگ گندمی اور داڑھی رکھی ہے اگر کسی دوست کو ان کے بارے میں علم ہو تو براہ مہربانی دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ یا مکرم منصور احمد بلوچ طاہر آباد ربوہ کو اطلاع دیں۔

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

400 خاندانوں کے 1300 یتامیٰ کی کفالت میں معاونت فرماویں

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے 700 روپے یا ایک ہزار روپیہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروا دیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1300 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

ضرورت سٹاف

الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ کو دو کوالیفائیڈ لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے انٹرویو 28-اگست بروز توار صبح 8 بجے تا 10 بجے تک ہو گا۔

پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

بہترین میٹیریا میڈیکا اور بہترین ریپرٹری کی موضوعاتی تعلیم بذریعہ ڈاک ٹیوشن کے لئے

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد

31/55 علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

ضرورت لیڈی ٹیچرز

کڈزوزڈم ہاؤس میں وسعت کے پیش نظر B.A /B.Sc اور F.A /F.Sc محنتی مخلص لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ انٹرویو کے لئے 25 اگست بروز ہفتہ صبح 10 بجے اپنی درخواست اور اسناد کے ہمراہ تشریف لاویں

پرنسپل کڈزوزڈم ہاؤس

دارالبرکات فون نمبر 212745

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

COLIC REMEDY

پیٹ کا درد۔ گردہ کا درد۔ ایام کے دنوں کا درد اور اپنڈکس کے درد کے لئے بفضل خدا بہترین دوا ہے۔ قیمت -/10 روپے گھر پر ضرور رکھیں

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر 213698

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724607
7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3